شجاعی گلدستہ

مجموعہ نعت ومنقبت

زیر اہتمام

مولانا سید شاہ عبید اللہ قادری المعروف آصف پاشاہ صاحب

سجادہ نشین بارگاہ شجاعیہ عیدی بازار خطیب و متولی جامع مسجد شجاعیہ چارمنار

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب	:	شجاعی گلدستہ
عنوان	:	نعت ومنقبت
ناشر	:	شعبہ نشر واشاعت انجمن خادمین شجاعیہ، تلنگانہ
صفحات	:	64
تعداد	:	1000
طباعت	:	لمعان پرنٹرس، چھتہ بازار، حیدرآباد 9440877806
قیمت	:	100/-
ملنے کا پتہ		انجمن خادمین شجاعیہ (شعبہ نشر واشاعت)
		چارمینار، حیدرآباد۔ 66171244 40 91+
		خانقاہ شجاعیہ، چارمینار

www.shujaiya.com
www.youtube.com/user/TheShujaiya

فہرست مضامین

پیش لفظ صفحہ 6
نعتیں صفحات 7 تا 14
منقبتیں بشانِ حضرت حافظ میر شجاع الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ صفحات 16 تا 44
نعتیہ و منقبتی مشاعرہ بضمن 175 سالہ عرس شریف قطب الہند غوث دکن حضرت الحافظ سیدنا میر شجاع الدین حسین قادری چشتی نقشبندی رفاعی قبلہ رحمۃ اللہ علیہ صفحات 45 تا 60
نظم و دعائیہ نظم صفحہ 61 تا 63
قطعات بتقریب دستار بندی و تولیت حضرات سید شاہ عبید اللہ القادری و سید شاہ ابراہیم القادری فرزندانِ حضرت سید شاہ شجاع الدین القادری رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین و متولی بارگاہِ قطب الہند حافظ و قاری حضرت سیدنا میر شجاع الدین حسین قادری رحمہ اللہ صفحہ 64

حصہ نعت شریف

پیش لفظ	6
حصہ نعت شریف	7
دل وجاں میں ایسا سمائے مدینہ	8
سبز گنبد کو تکتا رہوں عمر بھر ایسی قسمت مگر ہے کہاں دوستو	9
جب بھی ایماں کے خزینے کا خیال آتا ہے	11
شہ طیبہ پہ جو قرباں نہیں ہے	12
آنکھیں مری لائینگی کہاں تابِ نظارہ	13
جب سے کہ تصور میں ایوانِ مدینہ ہے	14

حصہ منقبت

مُلکِ دل کے تاجور حضرت شجاع الدینؒ ہیں	16
صالحوں کے کج کلاہ سید شجاع الدینؒ ہیں	17
کیا بیاں ہو مرتبہ حضرت شجاع الدینؒ کا	18
جس کسی کا رابطہ حضرت شجاع الدیںؒ ہے	19
آج بھی ہے عام فیض آپؒ کا اے شجاع الدینؒ	20
میسر ہے جسے نسبت شجاع الدیں حسینیؒ کی	22
جو دل کا نور راحت جان کی ہیں	23
مظہر شانِ خدا حضرت شجاع الدینؒ ہیں	24
بہت ہی عام ہے دنیا میں فیضانِ شجاع الدیںؒ	25
مبارک عرس کیا آیا شجاع الدیں حسینیؒ کا	26
وصف ہو کس سے بیاں حضرت شجاع الدینؒ کا	27
مبارک عرس برپا ہے شجاع الدیں حسینیؒ کا	28
جلوہ سرکار ہے جلوہ شجاع الدینؒ کا	29
آرہے ہیں مرے سرکار شہید عبداللہؒ	30

◆ اے شجاع الدیںؒ حسینی فائزِ عالی مقام 33
◆ کروں شکرِ خدا جتنا بھی کم ہے 35
◆ کیا بیاں توقیر ہو حضرت شجاع الدینؒ کی 36
◆ کون لے گا جائزہ حضرت شجاع الدینؒ کا 38
◆ صندل ہے آج قبلۂ اہلِ یقین کا 39
◆ حامئ بیکساں شجاع الدینؒ 40
◆ ہم سب کے نگہبان ہیں سرکار شجاع الدینؒ 41
◆ نبیؐ کے عاشق ولیؒ کامل خدا کے پیارے شجاعِ حافظ 43
دکن کے تاجدار ہیں حضرت شجاع الدینؒ 44
کیا کہوں؟ حافظ شجاع الدینؒ کی کیا شان ہے 45

ٹائیٹل نعتیہ و منقبتی مشاعرہ بضمن عرس

◆ نورِحق شمعِ ہدیٰ حضرت شجاع الدین ہیں 48
◆ شامل اہلِ صفا حضرت شجاع الدین ہیں 49
◆ رہبرِ دینِ خدا حضرت شجاع الدین ہیں 50
◆ رازِ دارِ اولیاء حضرت شجاع الدین ہیں 51
◆ مشک وعنبر سرتاپا حضرت شجاع الدین ہیں 52
◆ گوہرِ بحرِ خدا حضرت شجاع الدین ہیں 54
◆ رہبرِ راہِ خدا حضرت شجاع الدین ہیں 55
◆ غمزدوں کا آسرا حضرت شجاع الدین ہیں 57
◆ نورِحق کا ایک دیا حضرت شجاع الدین ہیں 58
◆ مظہرِ شاہِ ہدیٰ حضرت شجاع الدین ہیں 59
◆ روضۂ شاہ شجاع الدین حسینی ہے جہاں 60
◆ حضرت سید شجاع الدیں حسینی قادریؒ 61
◆ حافظ وقاری شجاع الدیں حسینی قادری 63
◆ بہ فضلِ خدا آئی ساعت مبارک / رحمت خیرالورائی کا ہے یہ سارا اثر 64

پیش لفظ

”شجاعی گلدستہ“ نعتوں، منقبتوں اور دیگر منظوم کلام کا مجموعہ ہے۔ جس میں جدی قطب الھند غوث دکن سیدنا میر شجاع الدین حسین علیہ الرحمۃ کی شان میں کہی گئی مختلف شعراء کی منقبتوں کو یکجا کیا گیا ہے اور والدی و مرشدی ممتاز المشائخ حضرت سید شاہ شجاع الدین ثانی قادری کے کلام کو بھی شامل کتاب کیا گیاہے تاکہ وابستگانِ سلسلہ شجاعیہ و دیگر عقیدت مندان و وابستگان استفادہ کر سکیں۔

ہے کرم بے انتہا حضرت شجاع الدینؒ کا　　فضلِ اپنے واسطے سب کچھ ہے یہ وابستگی

اللہ سے بطفیل رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سعی کو قبول فرمائے اور تمام معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

المرقوم ۴/ذی الحجہ ۱۴۴۳ھ م ۴/جولائی ۲۰۲۲ء بروز پیر

فقط

سید شاہ عبید اللہ قادری آصف پاشاہ

سجادہ نشین بارگاہ شجاعیہ و متولی جامع مسجد شجاعیہ چار مینار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حصہ

نعت شریف

محتاجِ کرم فضلؔ بھی ہے رحمتِ عالمؐ

رکھ لیجئے لاج اسکی دو عالم میں خدارا

نعت شریف

دل و جاں میں ایسا سمائے مدینہ نظر کچھ نہ آئے سوائے مدینہ

بُھلا پائینگے کیا فضائے مدینہ نگاہوں میں ہے جلوہ ہائے مدینہ

مدینہ ہی سرمایہ ہے زندگی کا ہے سب کچھ ہمارا فدائے مدینہ

یہاں نورِکُل کے قدم ضوفشاں ہیں نہ کیوں روشنی ہو نہائے مدینہ

مہکتی ہیں کون و مکاں کی فضائیں لہکتی ہے جب بھی ہوائے مدینہ

لُبھائیں اسے کیا جہاں کے نظارے جسے ہر نفس یاد آئے مدینہ

وہ دیوانے ہیں ہم شہہِ انبیا کے نہ لیں خُلد بھی جو بجائے مدینہ

زمیں کیا فلک کیا بشر کیا ملک کیا سبھی ہو رہے ہیں فدائے مدینہ

ہے فضل خدا مجھ پر اے فضلؔ کتنا

ازل سے ہوں میں بھی گدائے مدینہ

نعت شریف

سبز گنبد کو تکتا رہوں عمر بھر ایسی قسمت مگر ہے کہاں دوستو
اب تمنا یہ ہے نعت پڑھتا رہوں آب زم زم سے دھو کر زباں دوستو

اُن کے رتبے کو پہنچا نہ کوئی بشر بعد اللہ کے سب سے وہ معتبر
اُنکی خاطر بنے یہ زمیں آسماں اُن کے ہی واسطے دو جہاں دوستو

اُن کے حق میں گواہی درختوں نے دی اُن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
چاند اُن کے اشارے پہ شق ہوگیا انکے قدموں تلے کہکشاں دوستو

ہم کو سولی پہ چڑھنا گوارہ مگر اُن کو کانٹا چبھے یہ گوارہ نہیں
اُن سے بڑھ کر نہیں کوئی پیارا ہمیں اُن پہ قربان یہ دل و جاں دوستو

کیا وہ حور و ملک کیا وہ پیر و جواں جس نے دیکھا انہیں دیکھتا رہ گیا
تھا وہ پُر نور چہرہ نظر دلنشیں اور لبوں سے تبسم عیاں دوستو

جسم اطہر سے خوشبو برستی ہوئی سر سے پا تک کرن سی چمکتی ہوئی
جس طرف سے وہ گزرے اُجالے ہوئے راہ مہکی گئے وہ جہاں دوستو

شوقِ دیدار دونوں طرف جو بڑھا فرش سے عرش تک اک سماں بن گیا
بس پلک ہی جھپکنے کی وہ دیر تھی آپ پہنچے کہاں سے کہاں دوستو

اُن کے در کی گدائی میں شاہی ملی ان کی مدح سرائی میں بخشش ملی
فضل محشر میں اُن کے کرم سے ہمیں سہل ہوگا ہر اک امتحاں دوستو

نعت شریف

جب بھی ایماں کے خزینے کا خیال آتا ہے
دل میں رہ رہ کے مدینے کا خیال آتا ہے

روشنی دیتی ہے سرکارؐ کی سیرت مجھ کو
زندگی کے جو قرینے کا خیال آتا ہے

گنبد پاک کا رہتا ہے تصور جس دم
کس کو دریا کا سفینے کا خیال آتا ہے

بوئے گُل جب بھی مہکاتی ہے جان و دل کو
مجھے آقا کے پسینے کا خیال آتا ہے

جگمگاتی ہے نبوت کی انگوٹھی جس سے
اُس نبوت کے نگینے کا خیال آتا ہے

ذہن سے سارے خیالات نکل جاتے ہیں
جس گھڑی دل میں مدینے کا خیال آتا ہے

جن کے پرَتو سے منور ہیں دو عالم اب بھی
اُن اجالوں کے خزینے کا خیال آتا ہے

جن کے قدموں میں ہے مرنا بھی سراسر جینا
اُنکے قدموں میں ہی جینے کا خیال آتا ہے

ذکرِ سرکارؐ سے فضلؔ اسکو رفُو کرتا ہوں
چاکِ دل جب بھی سینے کا خیال آتا ہے

نعت شریف

شہ طیبہ پہ جو قرباں نہیں ہے
وہ کچھ بھی ہو مگر انساں نہیں ہے

ہر اک ہے آپکا ممنونِ احسان
کسی کا آپ پر احساں نہیں ہے

میں ہر حالت میں محتاج کرم ہوں
مرا حال آپ سے پنہاں نہیں ہے

تمہارے ہی سہارے جی رہے ہیں
غریبوں کا کوئی پُرساں نہیں ہے

نہیں اس شخص کا ایمان کوئی
جسے سرکار پر ایماں نہیں ہے

بہت سمجھے تو ہم اتنا ہی سمجھے
سمجھنا آپ کو آساں نہیں ہے

عجب اعجاز ہے سیرت کا اُنکی
کہ سیرت کے سوا قرآں نہیں ہے

غلاموں کو بچا لیجے کرم سے
کہ بچنے کا کوئی امکاں نہیں ہے

سبھی ہیں فضل مشتاقِ زیارت
مدینے کا کسے ارماں نہیں ہے

نعت شریف

آنکھیں مری لائینگی کہاں تاب نظارہ　　اللہ کا دیدار ہے دیدار تمہارا

ہو چشمِ عنایت کا ذرا سا جو اشارہ　　طوفان بھی بن جائے میرے حق میں کنارا

رویا میں بھی ہو جائے جو قدموں کا نظارہ　　سرکار مقدر ہی بدل جائے ہمارا

کافی ہے ہمیں نسبت سلطانِ مدینہ　　ہے لاکھوں سہاروں کا یہی ایک سہارا

ہر رُخ سے ہو قرآن ہی قرآن سراپا　　گفتار تمہاری ہو کہ کردار تمہارا

ہم نعمتِ کونین کو مڑ کر بھی نہ دیکھیں　　مل جائے جو اس نورِ مجسم کا اتارا

دنیا ہی نئی ہوگئی پرواز بشر کی　　سرکار نے انسان کو اس طرح سنوارا

ہم لاکھ زبوں حال گنہگار ہیں لیکن　　آقا کے سوا کون ہے دنیا میں ہمارا

محتاجِ کرم فضلؔ بھی ہے رحمتِ عالم

رکھ لیجئے لاج اسکی دو عالم میں خدارا

نعت شریف

جب سے کہ تصور میں ایوانِ مدینہ ہے
جو سانس بھی میری ہے ارمانِ مدینہ ہے

سرکار کے قدموں سے وہ شانِ مدینہ ہے
مخلوق دو عالم کی، قربانِ مدینہ ہے

نبیوں نے بھی پایا ہے ویسے تو شرف کیا کیا
سلطانِ مدینہ پھر، سلطانِ مدینہ ہے

جس نور کے جلوے سے کونین منور ہیں
وہ رونق کعبہ ہے، وہ جانِ مدینہ ہے

وہ شخص حقیقت میں، عارف ہے خدائی کا
قسمت سے جسے حاصل، عرفانِ مدینہ ہے

مٹّی سے مدینے کی، پائی ہے جِلا سب نے
ہر ذرۂ عالم پر، احسانِ مدینہ ہے

جُز اسکے نہیں کچھ بھی، سرمایہ غلاموں کا
دل کیا ہے حیات اپنی قربانِ مدینہ ہے

دنیا ہو کہ عقبیٰ ہو سائے میں کرم کے ہیں
آفاق میں یوں جاری، فیضانِ مدینہ ہے

اک چھوٹے سے گوشے میں کونین سمائے ہیں
اے فضلؔ وسیع اتنا دامانِ مدینہ ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حصہ

منقبت

اسی نسبت سے فضلؔ اپنا بھرم ہے
کہ ہم اس سلسلے کی اک کڑی ہیں

سرخروئی چاہتے ہو دین و دنیا میں اگر
آؤ راغبؔ مانگ لو چاہت شجاع الدینؒ کی

منقبت قطب الہند

مُلکِ دل کے تاجور حضرت شجاع الدینؒ ہیں
حق پرست وحق نگر حضرت شجاع الدینؒ ہیں

محرم رازِ حقیقت حامل شرعِ مُبیں
ایسے کامل دیدہ ور حضرت شجاع الدینؒ ہیں

کتنے گمراہوں نے پایا منزل حق کا پتہ
دین حق کے راہبر حضرت شجاع الدینؒ ہیں

بے خبر سمجھیں گے کیا ان کا مقام و مرتبہ
کس مقام خاص پر حضرت شجاع الدینؒ ہیں

جس سے ذہنوں میں اُجالا علم وحکمت کا ہوا
آگہی کی وہ سحر حضرت شجاع الدینؒ ہیں

سنت خیر البشر تھی جنکی ساری زندگی
فقر و فخری کا گہر حضرت شجاع الدینؒ ہیں

زہد وتقویٰ میں سلوک ومعرفت کی راہ میں
معتبر سے معتبر حضرت شجاع الدینؒ ہیں

پا رہا ہے فیض جس دَر سے زمانہ آج بھی
فیض بخشی کا وہ در حضرت شجاع الدینؒ ہیں

فضلؔ اب بھی ہے وہی شانِ کرم سرکارؒ کی
جنتِ قلب ونظر حضرت شجاع الدینؒ ہیں

منقبت قطب الہند

صالحوں کے کج کلاہ سید شجاع الدینؒ ہیں
چرخ ملت کے سہا سید شجاع الدینؒ ہیں

خُلد کی ٹھنڈی ہوا سید شجاع الدینؒ ہیں
موجۂ بادِ صبا سید شجاع الدینؒ ہیں

ظِلِّ محبوبِ خدا سید شجاع الدینؒ ہیں
ثانئ مشکلکشا سید شجاع الدینؒ ہیں

غنچہ وگُل جن کے انداز تبسم پر نثار
وہ طیورِ خوشنما سید شجاع الدینؒ ہیں

بحر میں قطرے میں جزُ میں کُل میں نور و نار میں
بن کے بجلی کی ضیا سید شجاع الدینؒ ہیں

حلقۂ امواجِ طوفاں کا ہو کیوں خوف و تعب
جب ہمارے ناخدا سید شجاع الدینؒ ہیں

پختہ مغزانِ تصوف کو ہے اس کا اعتراف
بامِ عرفاں کے ہما سید شجاع الدینؒ ہیں

آؤ مایوس العلاج و نامراد و دلگداز
جامِ داروئے شِفا سید شجاع الدینؒ ہیں

فائقؔ اب الفاظ میں تشریح ہو سکتی نہیں
عالم امکاں میں کیا سید شجاع الدینؒ ہیں

منقبت قطب الہند

کیا بیاں ہو مرتبہ حضرت شجاع الدینؒ کا
حق رسا ہے راستہ حضرت شجاع الدینؒ کا

جس نے پایا نقش پا حضرت شجاع الدینؒ کا
بس وہ دیوانہ بنا حضرت شجاع الدینؒ کا

دامن حسنِ عقیدت تھام کر تو دیکھئے
فیض اب بھی ہے جو تھا حضرت شجاع الدینؒ کا

آ کے ملتے ہیں جہاں عرفاں کے سارے راستے
ہے وہاں تک سلسلہ حضرت شجاع الدینؒ کا

ہے فقیری کی بھی نعمت علم کی دولت کے ساتھ
کچھ عجب ہے راستہ حضرت شجاع الدینؒ کا

اس قدر جذب واثر تھا شخصیت میں آپ کی
جو ملا وہ ہوگیا حضرت شجاع الدینؒ کا

بندگانِ حق سے کوئی دور بھی خالی نہیں
تھا مگر عالم جدا حضرت شجاع الدینؒ کا

آستانہ آپ کا ہے مرکزِ لطف وعطا
آج بھی ہے در کھلا حضرت شجاع الدینؒ کا

فضلؔ اپنے واسطے سب کچھ ہے یہ وابستگی
ہے کرم بے انتہا حضرت شجاع الدینؒ کا

منقبت قطب الہند

جس کسی کا رابطہ حضرت شجاع الدینؒ ہے — اُس سے پوچھو فیض کیا حضرت شجاع الدینؒ سے ہے
ہم پہ بھی ہر حال میں رکھئے عنایت کی نظر — ہر گھڑی یہ التجا حضرت شجاع الدینؒ سے ہے
بارشِ نورِ خدا دن رات دل پر کیوں نہ ہو — شیشۂ دل کی جلا حضرت شجاع الدینؒ سے ہے
لاکھ ہم الجھے رہیں دنیا کے جھگڑوں میں مگر — اک تعلق روح کا حضرت شجاع الدینؒ سے ہے
یہ ہیں چاروں سلسلوں کے جگمگاتے آفتاب — اور اپنا واسطہ حضرت شجاع الدینؒ سے ہے
مر کے بھی ہم انکے در سے دور ہو سکتے نہیں — زندگی جب آشنا حضرت شجاع الدینؒ سے ہے
عالم و عابد فقیر و حامل شرعِ مُبیں — زندہ ہر شانِ والا حضرت شجاع الدینؒ سے ہے
فیض بخش ایسا ہے دربارِ شجاعیّہ کا حال — مطمئن خلق خدا حضرت شجاع الدینؒ سے ہے

یہ شرف بھی کم نہیں ہے فضل َ اپنے واسطے
خاندانی سلسلہ حضرت شجاع الدینؒ سے ہے

منقبت قطب الہند

حضرت میر شجاع الدینؒ

آج بھی ہے عام فیض آپؒ کا اے شجاع الدینؒ
پاتے ہیں مقصد کو اپنے جو آتے ہیں آپ کے پاس اے شجاع الدینؒ

وابستگی آپ سے جو رکھا کرتے ہیں
مشکلوں میں آتے ہیں کام انکے ہمیشہ شجاع الدینؒ

آپ سے نسبت بن جائے فخر کی بات ہے ان کیلئے
جو آپ کے سلسلے میں کرتے ہیں شامل اپنے آپ کو اے شجاع الدینؒ

ہے احسان آپ کے ہر کس و ناکس پر
آپ کی شان ہی ہے نرالی اے شجاع الدینؒ

رہتی ہے نظر آستان پر شب و روز اکثر
جمعرات کی شب منظر ہی کچھ اور ہے اے شجاع الدینؒ

میرے اللہ کر عمر دراز اور رکھ باصحت میرے آصف پاشاہ کو
یہ ساتویں پُشت کے جانشین بڑے باکمال آتے ہیں نظر اے شجاع الدینؒ

کم عمری میں یہ جانشینی کا بوجھ سنبھالا ہے
کر دیجئے عطا استقامت انھیں آپ اے شجاع الدینؒ

میرے اخلاق و کردار میں کر دیجئے پیدا سیرت آپ کی
یوسفؔ کو بھی ہے نسبت چوکھٹ سے آپ کی اے شجاع الدینؒ

منقبت قطب الہند

میسر ہے جسے نسبت شجاع الدین حسینیؒ کی
سمجھتا ہے وہی عظمت شجاع الدین حسینیؒ کی

ہے ایسی شخصیت حضرت شجاع الدین حسینیؒ کی
دلوں میں سب کے ہے عزت شجاع الدین حسینیؒ کی

رسولِ ہاشمی کی سنت و سیرت کا آئینہ
دکھائی دیتی ہے سیرت شجاع الدین حسینیؒ کی

نظر کے فیض سے پہنچے بالآخر منزل حق پر
ملی جن جن کو بھی صحبت شجاع الدین حسینیؒ کی

فقیری میں بھی شاہی کر گئے وہ گوردنیا سے
جنہیں حاصل رہی قربت شجاع الدین حسینیؒ کی

ہے چاروں سلسلوں سے آپکی وابستگی ایسی
کہ الفت سب کی ہے الفت شجاع الدین حسینیؒ کی

دکن میں جامعہ کھولا ہے پہلا حفظ قرآں کا
نہ بھولی جائے گی خدمت شجاع الدین حسینیؒ کی

زیارت گاہِ خاص وعام ہے یہ آستاں اب تک
ہے خَلق اللہ میں شہرت شجاع الدین حسینیؒ کی

اسی ذاتِ گرامی سے تعلق فضلؔ ہے میرا
ملی ورثہ میں یہ دولت شجاع الدین حسینیؒ کی

منقبت قطب الہند

جو دل کا نور راحت جان کی ہیں　شجاع الدین حسینی قادریؒ ہیں

کرامات اِنکی ایسی شان کی ہیں　نگاہیں سب کی اِنکو ڈھونڈتی ہیں

زمانہ کیوں نہ شیدائی ہو اِنکا　یہ مقبولِ نبیؐ حق کے ولی ہیں

ہزاروں کو ملا ہے فیض اِن سے　ہزاروں کی یہ اب بھی زندگی ہیں

مّنوّر جن سے ہے دنیا دلوں کی　سراپا آپ ایسی روشنی ہیں

ہو تم نور نظر اُن ہستیوں کے　فقیری میں جو شاہی کررہی ہیں

تمہارا آستاں وہ آستاں ہے　کہ جس سے اب بھی کئی وابستہ ہیں

نشانِ پا تک اس حق آشنا کے　چراغ جادۂ حق آگہی ہیں

اسی نسبت سے فضلؔ اپنا بھرم ہے
کہ ہم اس سلسلے کی اک کڑی ہیں

درشان حضرت قطب الہند میر شجاع الدین حسینؒ

از: حضرت سجادہ نشین ممتاز المشائخ سید شجاع الدین حسینی قادری فضلؔ حیدرآبادی

مظہر شانِ خدا حضرت شجاع الدینؒ ہیں
نورِ شاہِ انبیاء حضرت شجاع الدینؒ ہیں

علم وعرفاں کی ضیا حضرت شجاع الدینؒ ہیں
حق نگر حق آشنا حضرت شجاع الدینؒ ہیں

جنکی قربت سے مہکتی ہے فضائے زندگی
وہ بہارِ جاں فزا حضرت شجاع الدینؒ ہیں

عالم و درویش و زاہد عابد شب زندہ دار
راز دان اینما حضرت شجاع الدینؒ ہیں

طالبانِ علم ہوں یا سالکانِ راہِ حق
آپ سب کے پیشوا حضرت شجاع الدینؒ ہیں

آپ کے فیضان کا دریا ہے جاری آج بھی
پیکر لطف وعطا حضرت شجاع الدینؒ ہیں

تربیت پایا کئے فکر و نظر والے جہاں
آپ خود وہ مدرسہ حضرت شجاع الدینؒ ہیں

اُنکی عظمت صرف ظاہر پر ہی کیا موقوف ہے
کون جانے اور کیا حضرت شجاع الدینؒ ہیں

فضلؔ ہے اُن کا کرم اپنے لئے فضلِ خدا
ایسے عالی مرتبہ حضرت شجاع الدینؒ ہیں

منقبت

در شان حضرت قطب الہند میر شجاع الدین حسین قدس سرہٗ

بہت ہی عام ہے دنیا میں فیضانِ شجاع الدینؒ
ہر اک دل میں نظر آتا ہے ارمانِ شجاع الدینؒ

حسینؓ اپنے علیؓ اپنے نبیؐ اپنے خدا اپنا
اگر ہوجائے ہم پر چشمِ فیضان شجاع الدینؒ

نظر ہو تو ہمارے حال سے اندازہ کرلیجے
ہمارے حال پہ کتنا ہے احسانِ شجاع الدینؒ

یہاں دل کی مرادیں مل رہی ہیں نامرادوں کو
کُھلا ہے آج سب کے حق میں ایوانِ شجاع الدینؒ

خدائے پاک کی منزل کا رستہ مل گیا اس کو
میسر ہوگیا ہے جسکو دامانِ شجاع الدینؒ

شجاع الدینؒ جب سے ذاتِ حق میں ہوگئے ہیں ضم
خدا کا ہوگیا فرمان فرمانِ شجاع الدینؒ

نظرؔ حسرت سے دیکھے گی زمانے کی شہنشاہی
اگر تقدیر سے بن جاؤں دربانِ شجاع الدینؒ

منقبت قطب الہند

مبارک عرس کیا آیا شجاع الدیں حسینیؒ کا　　　ہوا ہے عام پھر چرچا شجاع الدیں حسینیؒ کا

مبارک دور میں انکے فقط رحمت ہی رحمت تھی　　　وہ دور ہم کو بھی مل جاتا شجاع الدیں حسینیؒ کا

خدا کے خاص بندوں میں شمار ہوتا ہے حضرت کا　　　عجب ہے فیض کا سایا شجاع الدیں حسینیؒ کا

فضیلت میں بزرگی میں شرف میں آپ تھے یکتا　　　کوئی بتلائے کیا رتبا شجاع الدیں حسینیؒ کا

ارادہ تھا کہ معروضہ کروں حل ہوگئی مشکل　　　تصرف پوچھتے ہو کیا شجاع الدیں حسینیؒ کا

محبت جس نے دل سے کی وہ اہل اللہ کہلایا　　　ہوا فیضِ نظر ایسا شجاع الدیں حسینیؒ کا

خدا معلوم کتنے دل یہاں پر آن جُھکتے ہیں　　　عجب دربار یہ دیکھا شجاع الدیں حسینیؒ کا

بہت اونچے ہیں عابدؔ صاحبانِ دل کی نظروں میں
فقط گنبد نہیں اونچا شجاع الدیں حسینیؒ کا

منقبت قطب الہند

وصف ہو کس سے بیاں حضرت شجاع الدینؒ کا / فیض ہے منزل رسا حضرت شجاع الدینؒ کا

صاحبانِ دل سے نسبت بے اثر ہوتی نہیں / عشق ہو آرام جاں حضرت شجاع الدینؒ کا

خود بخود جھکتے ہیں سر اہل وفا کے سامنے / ذکر ہوتا ہے جہاں حضرت شجاع الدینؒ کا

علم دینی کی اشاعت آپ نے اسطرح کی / نام ہے وردِ زباں حضرت شجاع الدینؒ کا

آنکھ والوں کیلئے ہے باعث تسکینِ دل / روضۂ جنت نشاں حضرت شجاع الدینؒ کا

مرکزِ روحانیاں و محورِ اہل نظر / آج بھی ہے آستاں حضرت شجاع الدینؒ کا

خوشہ چیں ہم بھی ہیں انکے خوان نعمت سے مگر / ہم کہاں رتبہ کہاں حضرت شجاع الدینؒ کا

باوجودِ انقلابِ زمانہ آج بھی / سلسلہ ہے ضوفشاں حضرت شجاع الدینؒ کا

فضلؔ اپنی زندگی میں جس قدر ہے روشنی
سب ہی لطفِ پیکراں حضرت شجاع الدینؒ کا

منقبت قطب الہند

مبارک عرس برپا ہے شجاع الدیں حسینیؒ کا
زمانے بھر میں چرچا ہے شجاع الدیں حسینیؒ کا

کوئی مشکل ہو میرے واسطے مشکل نہیں ہوتی
زباں پر نام ایسا ہے شجاع الدیں حسینیؒ کا

تصرفاتِ حضرت کا ابھی تک دور دورہ ہے
تبھی تو بول بالا ہے شجاع الدیں حسینیؒ کا

وہ ان کے دور کو لطفِ خدا کا دور کہتا ہے
زمانہ جس نے دیکھا ہے شجاع الدیں حسینیؒ کا

جہاں میں ہر طرف اک معرفت کی روشنی دیکھی
کہاں تک یہ اُجالا ہے شجاع الدیں حسینیؒ کا

جھکی ہے جانے کس کس کی جبیں اس آستانے پر
تقدس آپ گویا ہے شجاع الدیں حسینیؒ کا

جو دیکھا اک نظر اسکو تو دل بے ساختہ بولا
یہ گنبد کتنا پیارا ہے شجاع الدیں حسینیؒ کا

اگر ہے حق رسی منظور تو آجا اِدھر آجا
یہی بس اک ذریعہ ہے شجاع الدیں حسینیؒ کا

میں اپنے آپ کو پاتا ہوں عابدؔ اُن کی مجلس میں
تصور جب بھی آتا ہے شجاع الدیں حسینیؒ کا

منقبت

در شان حضرت قطب الہند میر شجاع الدین حسین قدس سرہٗ
از: فکر نذر حضرت سجادہ صاحب قبلہ فضلؔ حیدرآبادی

جلوۂ سرکار ہے جلوہ شجاع الدینؒ کا
مطلعِ انوار ہے چہرہ شجاع الدینؒ کا

آئینہ دل کو بنا کر رکھ دیا ہے سامنے
دیکھتا ہوں ہر گھڑی جلوہ شجاع الدینؒ کا

بیچ میں کیوں آگئے ہو شرک کی لاٹھی لئے
رابطہ ہے شیخ جی میرا شجاع الدینؒ کا

جس طرف دیکھوں اُدھر اُن کے ہی جلوے چارسو
رنگ شاید چڑھ گیا گہرا شجاع الدینؒ کا

روکا جب دربان تو کہنے لگے غوث الوریٰ
آنے دو یہ فضلؔ ہے پیارا شجاع الدینؒ کا

منقبت

قطب دکن شہید الاسلام حضرت حافظ عبداللہ شاہ شہیدؒ
خلف و فرزند قطب الہند روضۂ شجاعیہؒ

آ رہے ہیں مرے سرکار شہید عبداللہؒ
اہل عرفان کے سردار شہید عبداللہؒ

اُن کے اعزاز میں محفل جو سجائی ہم نے
اک نئے طرز سے کی مدح سرائی ہم نے
قلب میں ایک نئی تازگی پائی ہم نے

با ادب بیٹھئے آتے ہیں شہید عبداللہؒ
بگڑی تقدیر بناتے ہیں شہید عبداللہؒ

دینِ برحق کی اشاعت کا سلیقہ دیکھو
طرزِ تفہیم عبادت کا سلیقہ دیکھو
باتوں باتوں میں ریاضت کا سلیقہ دیکھو

خود جلے دین کی بھٹی میں شہید عبداللہؒ
تب لئے دہر کو مٹھی میں شہید عبداللہؒ

حیدرآباد کے مرکز میں مقام ان کا ہے
ہر طرف ملک میں پھیلا ہوا نام ان کا ہے
عشق حق عشق نبیؐ بس یہ پیام ان کا ہے
دشتِ ظلمت میں ہیں اک نور شہید عبداللہؒ
ہیں اسی واسطے مشہور شہید عبداللہؒ

دیں کی تبلیغ کی کوشش سے ہیں واقف سب ہی
پالکی ملک میں ہر سمت رواں تھی ان کی
یہ بھی معلوم ہے اس راہ میں جاں بھی دے دی
جب ہوئے قتل تو کہلائے شہید عبداللہؒ
اس طرح قربِ خدا پائے شہید عبداللہؒ

حافظ و قاری جواں سال طریقت والے
بن کے پروانے رہا کرتے عقیدت والے
پیر کامل کہا کرتے تھے بصیرت والے
دیکھنے میں تو تھے انسان شہید عبداللہؒ
نورِ احمدؐ کی تھے پہچان شہید عبداللہؒ

آج بھی در پہ ہر اک سمت سے لوگ آتے ہیں
ہر گھڑی ایک نیا نور یہاں پاتے ہیں
مانگنے والوں کے دامن بھی بھرے جاتے ہیں
لوگ کہتے ہیں کہ داتا ہیں شہید عبداللہؒ
بے کسوں کے بڑے آقا ہیں شہید عبداللہؒ

آؤ راغبؔ چلو کچھ ہم بھی نظارہ کرلیں
بھیک مل جائے تو خود اپنا بھی دامن بھر لیں
ان کے میخانے میں مل جائے تو اک ساغر لیں
وقت کے آج ہیں ابدال شہید عبداللہؒ
اب بھی ہیں صاحب اجلال شہید عبداللہؒ

جانشیں آپ کے ہیں آپ کے اوصافوں کے
مونس و ہمدم و غمخوار ہیں انسانوں کے
حوصلے پست کئے جس نے صنم خانوں کے
آپ کے جب ہیں یہ دربان شہید عبداللہؒ
حق نہ کیوں رکھے گا ذیشان شہید عبداللہؒ

نذرِ عقیدت

در شان قطب الہند حضرت مولانا سید شجاع الدین حسینی صاحب قدس سرہٗ

اے شجاع الدینؒ حسینی فائزِ عالی مقام
نیک طینت نیک خو اور نیک فطرت نیک نام
ان کی ہر اک سانس میں تھا ذکرِ حق ذکرِ نبیؐ
تھا ضمیرؔ ان کے لبوں پر غوث اعظم کا کلام

درِ شجاع پہ ایسا خمار ملتا ہے — کہ بے نیازِ نشہ بادہ خوار ملتا ہے
طلب ہے دید خدا کی تو دیکھ لے آ کر — خدا کا جلوہ یہاں آشکار ملتا ہے
جنونِ عشق کے اندازِ آرزو دیکھو — وفا کے ساتھ یہاں جانثار ملتا ہے
تمہارے در کی جبیں سائی کے تصدق میں — کہ عبدیت کا مجھے اعتبار ملتا ہے
فرازِ عرش سے رحمت اتر کے آئی ہے — تجلیات کا ابر بہار ملتا ہے
وسیلے سے درِ آقا کے دل یہ کہتا ہے — خلوص دل سے خدا کو پکار ملتا ہے
یہ تیرے در کا تصدق ہے اے شجاع الدین — نظر کو جلوہ تو دل کو قرار ملتا ہے
اسی لئے تو یہاں غم کے مارے آتے ہیں — کہ غم زدوں سے یہاں غم گسار ملتا ہے

ہر ایک دستِ طلب میں ہے تیرا دستِ کرم　　یہاں ہر ایک کو کرم بار بار ملتا ہے

بس ایک دامنِ نسبت کے فیض کو پا کر　　یہاں پر ہر کوئی با اختیار ملتا ہے

یہ تیری شانِ سخاوت کہ تیرا صدقہ بھی　　ہر اک گدا کو یہاں بے شمار ملتا ہے

ہے مانگنے کا سلیقہ تو پھر یہاں دیکھو　　خدا کا عشق محمدؐ کا پیار ملتا ہے

تمہارا در ہی مقدر نواز ہے شاید　　یہاں جو ملتا ہے دیوانہ وار ملتا ہے

نہ فکر شام و سحر کی نہ فکر گردش کی　　درِ حضور پہ دل کو قرار ملتا ہے

ضمیرؔ اپنے مقدر پہ ناز ہے مجھکو

جگہ جگہ مجھے دامانِ یار ملتا ہے

منقبت قطب الہند

کروں شکرِ خدا جتنا بھی کم ہے
شجاع الدینؒ کا مجھ پر کرم ہے

خیال ان کا کچھ اتنا خوش قدم ہے
منور جس سے ہر دل کا حرم ہے

وہ عالم بھی ہیں عابد بھی ولی بھی
فقیری بھی بہ اندازِ اتم ہے

درِ حضرت شجاع الدیں حسینیؒ
در فیضِ خدائے محترم ہے

انہیں کا دامنِ رحمت ہے مجھ پر
انہی کے دم سے میرے دم میں دم ہے

شرف ایسا ہے ان کے آستاں کا
سرِ اہل عقیدت اب بھی خم ہے

نمائندے ہیں چاروں سلسلوں کے
ہر اک وصف ان میں اس خوبی سے ضم ہے

وہ ایسے رہبر راہِ خدا ہیں
چراغِ راہ ہر نقش قدم ہے

ملی ہے مجھ کو ورثے میں یہ نسبت
اسی نسبت سے فضل اپنا بھرم ہے

منقبت قطب الہند
حضرت شجاع الدینؒ

کیا بیاں توقیر ہو حضرت شجاع الدینؒ کی
ہر کسی کے دل میں ہے الفت شجاع الدینؒ کی

مثل نکہت کیوں نہ ہو عظمت شجاع الدینؒ کی
جب ہے اہل بیت سے نسبت شجاع الدینؒ کی

زندگی کا اسکی نقشہ ہی بدل کر رہ گیا
جس کسی کو مل گئی چاہت شجاع الدینؒ کی

مشرک و کافر منافق سب کو گرویدہ کیا
تھی فروغ دین میں حکمت شجاع الدینؒ کی

سب سے اونچی ہے محض حسن ریاضت کے سبب
اولیائے وقت میں عظمت شجاع الدینؒ کی

ہے بصیرت کی نظر تو آستاں پر جا کے دیکھ
ہے عیاں نعلین سے حرمت شجاع الدینؒ کی

غم زدو آؤ قطب کے در پہ پاؤ گے سکوں
بٹ رہی ہے آج بھی نعمت شجاع الدینؒ کی

در حقیقت یہ ضیائے معرفت کا فیض ہے
ہر کوئی کرنے لگا مدحت شجاع الدینؒ کی

آستاں پر اولیائے خاص جب ہیں سرنگوں
کس زباں سے ہو بیاں رفعت شجاع الدینؒ کی

سرخروئی چاہتے ہو دین و دنیا میں اگر
آؤ راغبؔ مانگ لو چاہت شجاع الدینؒ کی

منقبت قطب الہند

کون لے گا جائزہ حضرت شجاع الدینؒ کا
ہے خدا ہی آشنا حضرت شجاع الدینؒ کا

اس جہانِ تیرگی میں حق رسائی کے لئے
ہے منور راستہ حضرت شجاع الدینؒ کا

آ گئی حصے میں اس کے دو جہاں کی نعمتیں
دل سے جو بھی ہو گیا حضرت شجاع الدینؒ کا

کم نگاہوں کی رسائی آپ تک ممکن نہیں
ہے بڑا ہی مرتبہ حضرت شجاع الدینؒ کا

سلسلے یوں تو جہاں میں اور بھی ہوں گے مگر
معتبر ہے سلسلہ حضرت شجاع الدینؒ کا

مشکلیں ہوں حادثے ہوں ابتلا ہو رنج ہو
نام لے خلق خدا حضرت شجاع الدینؒ کا

گر دعاؤں سے تمہاری کچھ اثر ہوتا نہیں
دے کے رکھو واسطہ حضرت شجاع الدینؒ کا

گر فرشتے مجھ سے پوچھیں کون ہے کس کا ہے تو
نام لب پر آئے گا حضرت شجاع الدینؒ کا

کیا خدائی کیسی دنیا کیسی عقبیٰ اے نظرؔ
ہو گیا ہے خود خدا حضرت شجاع الدینؒ کا

منقبت

نبیرۂ غوث دکن مولانا مولوی حافظ وقاری میر احمد صابر الدین صاحب قبلہ

صندل ہے آج قبلۂ اہلِ یقین کا
حضرت شجاع الدین شہہ کاملین کا

شیخ الشیوخ سرورِ سالارِ دین کا
روشن ضمیر ہادیٔ سلطانِ دین کا

وہ واقفِ رموزِ علومِ معارفاں
گنجینۂ فیوضِ رہِ عارفین کا

پوتے علیؓ کے اور نواسے نبی کے خاص
حضرت جنابِ پیر کے اس جانشین کا

حور و ملک میں ہے یہی چرچہ کہ عرس ہے
سردارِ اولیاء و شہہ سالکین کا

رونق فزا ہیں جس جگہ حضرت شجاع الدینؒ
کیوں مرتبہ بلند نہ ہو اس سرزمین کا

صابرؔ گنہگار کو بھولو نہ حشر میں
سرکار ہاں خیال رہے کمترین کا

منقبت قطب الہند

حامئ بیکساں شجاع الدینؒ
مونسِ انس و جاں شجاع الدینؒ

حادثے راستوں سے ہٹ جائیں　　ہو جو وردِ زباں شجاع الدینؒ
تم پہ صدقے ہزار بار کروں　　اپنا دل اپنی جاں شجاع الدینؒ
دیجئے جامِ مئے طہور مجھے　　میرے پیرِ مغاں شجاع الدینؒ
حاضری ہے مری کرم ان کا　　میں کہاں اور کہاں شجاع الدینؒ
قیدِ فرقہ نہ فرقِ نسل کوئی　　سب کے ہیں پاسباں شجاع الدینؒ
ماہ و انجم کی روشنی کیا ہے　　ان میں ہیں ضوفشاں شجاع الدینؒ
تنگ ہونے لگی زمیں مجھ پر　　سخت ہے آسماں شجاع الدینؒ
کیجے مجھ پر نگاہِ لطف و کرم　　وارثِ خواجگاں شجاع الدینؒ
وقت کی دھوپ کیا ستائے گی　　بن گئے سائباں شجاع الدینؒ

ہے کرم یہ متینؔ پر گویا
ہوگیا نغمہ خواں شجاع الدیں

منقبت

بحضور قطب زماں ومکاں
حضرت سیدنا شجاع الدین حسین قادری قدس سرہ العزیز

ہم سب کے نگہبان ہیں سرکار شجاع الدینؒ
اللہ کا احسان ہیں سرکار شجاع الدینؒ

پابند شریعت ورہبر ہیں طریقت کے
اور حافظ قرآں ہیں سرکار شجاع الدینؒ

کردار و عمل سے جو کافر کو کئے مسلم
وہ سچے مسلماں ہیں سرکار شجاع الدینؒ

انگلی کے اشاروں پر بجلی کو نچا ڈالے
وہ حاکمِ دوراں ہیں سرکار شجاع الدینؒ

جب واعتصموں حق کا ارشاد ہے تو تمرا
تھامے ہوئے داماں ہیں سرکار شجاع الدینؒ

ہم کوشہِ آصف میں دکھتی ہے چھبی تمری
آپ ان میں نمایاں ہیں سرکار شجاع الدینؒ

دربارِ شجاعی سے دستِ شہ آصف کے
پائے تورا فیضاں ہیں سرکارشجاع الدینؒ

دکھ درد ہمارے سب ہم ان کو سناتے ہیں
ہر درد کے درماں ہیں سرکارشجاع الدینؒ

آفات و بلاؤں سے جاں لیوا وباؤں سے
ہر سمت پریشاں ہیں سرکارشجاع الدینؒ

اپنوں کے کرم سے اور غیروں کے ستم سے بھی
ہم لوگ ہراساں ہیں سرکارشجاع الدینؒ

حسنین کا صدقہ ہم پا کر ہی تورے در سے
شادان و فرحاں ہیں سرکارشجاع الدینؒ

وہ عزتؒ و حسرتؒ اور وہ خلیقؒ و شاہ تمرؒ ے
ہم ان کے مریداں ہیں سرکارشجاع الدینؒ

دو جگ میں مریدوں کا رکھ لیجے بھرم حضرت
ہم آپ پہ نازاں ہیں سرکارشجاع الدینؒ

راسخ کی حقیقت کیا نعمت کا سگ در ہے
جو آپ پہ قرباں ہیں سرکارشجاع الدینؒ

منقبت

بشانِ حضرت حافظ میر شجاع الدین قادریؒ

نبیؐ کے عاشق ولیؒ کامل خدا کے پیارے شجاعِ حافظ
دکن کے اندر دکن کے باہر تمہارے چرچے شجاعِ حافظ

تمہاری اُلفتؔ تمہاری نسبتؔ تمہاری شوکت بہت بڑی ہے
جو معتقد ہیں تمہارے در کے وسیلہ لیں گے شجاعِ حافظ

خدا کے فضل و کرم سے ہم کو عمل بھی کرنا ہے یاد رکھ کر
دکھائے تم نے جو رستے حق کے تمام سیدھے شجاعِ حافظ

عبید پاشاہ ہیں داعی بے شک درود پڑھتی ہے ساری محفل
شجاعیہ میں سلامتی کے گلاب مہکے شجاعِ حافظ

تمہاری خدمت میں صدق دل سے ہیں لفظ و معنیٰ کے ہار صاحب
روشؔ کی جانب سے پیش کیا ہیں یہی قصیدے شجاعِ حافظ

یوسف روشؔ (حیدرآباد)
یکم جنوری ۲۰۲۲ء ۲۷/ جمادی الاول ۱۴۴۳ھ ہفتہ

حضرت سیدنا میر شجاع الدین حسین صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز

غیر طرحی منقبت

دکن کے تاجدار ہیں حضرت شجاع الدینؒ
فردوس کی بہار ہیں حضرت شجاع الدینؒ

تعلیم و تربیت ملی نانا سے آپ کو
ملت کے غمگسار ہیں حضرت شجاع الدینؒ

ویسے تو اولیاء ہیں سبھی ذی شرف مگر
ولیوں میں باوقار ہیں حضرت شجاع الدینؒ

☆حضرت رفیع الدین سے بیعت بھی ہے خاص
فیضاں کا نور تار ہیں حضرت شجاع الدینؒ

نسبت جو ان سے رکھتے ہیں ان سب کے واسطے
رحمت کا ایک دیار ہیں حضرت شجاع الدینؒ

کیا پوچھتے ہو فیض مسلسل حضور کا
خلقت کا ایک قرار ہیں حضرت شجاع الدینؒ

جب سے نگاہِ لطف و کرم آپ کی ہوئی
حالات سازگار ہیں حضرت شجاع الدینؒ

صدقہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کا سرتا نہیں کبھی
برکت کا آبشار ہیں حضرت شجاع الدینؒ

ہر اک ولیؔ امیر ہوا غوث کے طفیل
نسبت کا نور تار ہیں حضرت شجاع الدینؒ

☆اس سے مراد شیخ العرب والعجم تاج الفقراء حضرت سید شاہ رفیع الدین قندھاریؒ ہیں جو حضرت حضرت شجاع الدین قبلہ کے پیر و مرشد ہیں۔

منقبت قطب الہند

کیا کہوں؟ حافظ شجاع الدینؒ کی کیا شان ہے
ان کی ساری زندگی قرآن ہی قرآن ہے

کیا بتاؤں ان میں کس کس کی ادائیں آگئیں
کچھ تو ہے جو ان پر ہر اہل نظر قربان ہے

رحمتِ الٰہیؔ فضا ہے اور 'رفیعی' جھلکیاں
اس شجاعی آستانے کی نرالی شان ہے

دولتِ دارین ہے اک دامنِ غوث الوریٰؒ
قادریت بھی خدا کا مستقل احسان ہے

عشق کی منزل میں کوئی لٹ کے بیٹھے تو سہی
بے سروسامانی بھی غم کا بڑا سامان ہے

مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بندگی سے ابن آدم کا شرف
جو غلامِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، بس وہی انسان ہے

کھینچ سکتے ہیں کرنٹ اُتنا ہی برقی قمقمے
جس میں جتنا حوصلہ ہے، جس میں جتنی جان ہے

بس وہی سمجھیں گے مردانِ خدا کا مرتبہ
جن کو حاصل ہے اولیاء اللہ کا عرفان ہے

اتباعِ سنت خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا پوچھنا؟
یہ وہی تو برکتیں ہیں' یہ وہی فیضان ہے

دیکھ لو ''کشف الخلاصہ'' کو اٹھا کر دیکھ لو!
ایک کوزے میں سمندر کیا خدا کی شان ہے

غور کرنا ہے تو کیجئے کاملؔ اپنے آپ پر
اپنی ہستی ہی کا عرفاں معرفت کی جان ہے

{ حضرت شیخین احمد شطاری کاملؔ }

نعتیہ و منقبتی مشاعرہ بضمن

175 سالہ عرس شریف

قطب الہند غوث دکن حضرت الحافظ

سیدنا میر شجاع الدین حسین قادری

چشتی نقشبندی رفاعی قبلہ رحمۃ اللہ علیہ

منعقدہ بتاریخ : ۶/ستمبر ۲۰۱۹ء

بمقام : جلوہ گاہ شجاعیہ عقب جامع مسجد شجاعیہ چارمینار، حیدرآباد

قافیہ : ہدیٰ، سخا، عطا، کہا۔۔

ردیف : حضرت شجاع الدین ہیں

میں پہنچ جاؤں گا کامل منزل مقصود پر
ہر قدم پر رہنما حضرت شجاع الدین ہیں

منقبت قطب الہند

نورِ حق شمعِ ہدیٰ حضرت شجاع الدین ہیں
منبعِ جود و سخا حضرت شجاع الدین ہیں

نور احمد کی ضیاء حضرت شجاع الدین ہیں
خاص فضل مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت شجاع الدین ہیں

مصطفی و مرتضی حسنین کے نورِ نظر
غوث و خواجہ کی عطا حضرت شجاع الدین ہیں

یہ رفیع الدین فاروقی کا ہے فیض نظر
قطبِ ہند پیر ہدیٰ حضرت شجاع الدین ہیں

ہیں دکن پر آج بھی احسان جن کے بے شمار
کون ہیں دل نے کہا حضرت شجاع الدین ہیں

ہوں شریعت کے منازل یا ہو پھر راہِ سلوک
میرا ہر دم آسرا حضرت شجاع الدین ہیں

قادری نسبت سے ہوں میں افتخارؔ ان کا غلام
یوں بھی میرے رہنما حضرت شجاع الدین ہیں

{ صوفی شاہ افتخار محی الدین قادری ابوالعلائی }

منقبت قطب الہند

شامل اہلِ صفا حضرت شجاع الدین ہیں　　محرمِ سرِّ انا حضرت شجاع الدین ہیں
جن کی آنکھوں میں ہے جلوہ گاہ حق کی روشنی　　وہ سراپا حق رسا حضرت شجاع الدین ہیں
کیا شریعت، کیا طریقت کیا ہے علم معرفت　　جاننے کا واسطہ حضرت شجاع الدین ہیں
دیکھنے والوں نے ہر ایک شکل میں دیکھا انہیں　　جانے کس کا آئینہ حضرت شجاع الدین ہیں
حق شناسا ہے عمل ہر طالب حق کے لئے　　حق رسی کا راستہ حضرت شجاع الدین ہیں
اپنے قول و فعل میں اور دین کے ہر کام میں　　تابعِ حکمِ خدا حضرت شجاع الدین ہیں
بندگانِ حق کو جو تحفہ میں مرشد سے ملی　　وہ ولایت کی عطا حضرت شجاع الدین ہیں
ہے تبسم ریز جن کو دیکھ کر حق کی رضا　　وہ مصفّا آئینہ حضرت شجاع الدین ہیں
نفس سے، اپنے مریدوں کے ہٹا کر وسوسے　　کرنے والے تزکیہ حضرت شجاع الدین ہیں
زندگی ساری گذاری نعمت حق بانٹتے　　ایسا دریائے عطا حضرت شجاع الدین ہیں

پل میں عارفؔ ہے رسائی روضہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک
راکبِ دوش ہوا حضرت شجاع الدین ہیں

{ حضرت جلال عارف }

منقبت قطب الہند

رہبرِ دین خدا حضرت شجاع الدین ہیں
پیکرِ صدق وصفا حضرت شجاع الدین ہیں

قادری، چشتی، رفاعی، نقشبندی گلستاں
خوشبوؤں کا سلسلہ حضرت شجاع الدین ہیں

پوچھنے والوں نے پوچھا کون ہے بحرِ سخا
یک زباں سب نے کہا حضرت شجاع الدین ہیں

کانپتی ہیں آندھیاں جس کے قریب آنے سے بھی
دین حق کا وہ دِیا حضرت شجاع الدین ہیں

گر مقدر سے بصیرت آپ کو مل جائے گی
دیکھئے پھر جا بجا حضرت شجاع الدین ہیں

آصفی پیکر میں اب بھی ہیں ہمارے درمیاں
دیکھئے رونق فزا حضرت شجاع الدین ہیں

روشنی تقسیم ہوتی ہے جہاں سے اے شکیلؔ
اس گھرانے کی ضیاء حضرت شجاع الدین ہیں

{ڈاکٹر فاروق شکیل}

منقبت قطب الہند

رازِ دارِ اولیاء حضرت شجاع الدین ہیں
ہم نشینِ اتقیاء حضرت شجاع الدین ہیں

فکر میں ذہن و خیالوں میں تصور میں میرے
دیکھتا ہوں جا بجا حضرت شجاع الدین ہیں

یہ ذرا دیکھو میرے حسنِ عقیدت کا کمال
پیشِ نذر فاتحہ حضرت شجاع الدین میں

دل میرا ہے آئینہ دیکھا ئے میرے ذوق طلب
اس میں بھی جلوہ نما حضرت شجاع الدین ہیں

خانقاہِ عشق اور ایوانِ الفت میں میرے
جو ہے مثل آئینہ حضرت شجاع الدین ہیں

خون جیسے جسم میں رہ کر نظر آتا نہیں
حق کے لئے یوں فنا حضرت شجاع الدین ہیں

یہ میری نظروں کا دھوکہ ہے کہ جس کے سامنے
ہیں عبید اللہ یا حضرت شجاع الدین ہیں

کون کس منزل میں ہے کس رنگ میں موجود ہے
اس سے اکبرؔ آشنا حضرت شجاع الدین ہیں

{ محمد اکبر خان اکبرؔ }

منقبت قطب الہند

مشک و عنبر سر تا پا حضرت شجاع الدین ہیں
خوشیوؤں کا تذکرہ حضرت شجاع الدین ہیں

آتی ہے آواز کانوں میں مرے بغداد سے
قطبِ ہند پیرِ ہدیٰ حضرت شجاع الدین ہیں

خوبیاں ان کی چمکتی رہتی ہیں اس میں تمام
خوبیوں کا آئینہ حضرت شجاع الدین ہیں

میں کدھر دیکھوں تصور میں انہیں ائے دل میرے
سلسلہ در سلسلہ حضرت شجاع الدین ہیں

روشنی پھیلی ہوئی اس کی ہے چاروں سمت میں
عظمتوں والا دِیا حضرت شجاع الدین ہیں

مت جگاؤ نیند سے میرے عزیزو تم مجھے
خواب میں جلوہ نما حضرت شجاع الدین ہیں

کیوں نہ ہوں حضرت کے چرچے تا حدِ ارض و سما
عاشقِ خیر الوریٰ حضرت شجاع الدین ہیں

لوگ آتے ہیں در غوث دکن پر بار بار
ان کے زخموں کی دوا حضرت شجاع الدین ہیں

کھِل رہے ہیں دل کے کاغذ پر گلابِ منقبت
مرکزِ فکرِ رسا حضرت شجاع الدین ہیں

کیوں نہ ان کے راستے پر ہم قدم اپنے رکھیں
معرفت کا راستہ حضرت شجاع الدین ہیں

ہیں حبیبِ کبریاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
اور حبیبِ مصطفیٰ حضرت شجاع الدین ہیں

آپ برساتے ہیں روز و شب کرم کی بارشیں
رحمتوں والی گھٹا حضرت شجاع الدین ہیں

میں پہنچ جاؤں گا کامؔل منزلِ مقصود پر
ہر قدم پر رہنما حضرت شجاع الدین ہیں

{ کاملؔ حیدرآبادی }

منقبت قطب الہند

گوہرِ بحرِ خدا حضرت شجاع الدین ہیں
عاشق صلِّ علیٰ حضرت شجاع الدین ہیں

جس قدر اللہ نے بخشی شناسائی انہیں
اس قدر حق آشنا حضرت شجاع الدین ہیں

آپ کی نسبت سے آقا بھی ملے اللہ بھی
دین کا روشن دیا حضرت شجاع الدین ہیں

پونے دو سو سال کے اس عرس اقدس میں ہیں ہم
اور ہمارے رہنما حضرت شجاع الدین ہیں

آپ کی درگاہ کے سجادہ آصف پاشا ہیں
خادموں کے دلربا حضرت شجاع الدین ہیں

آپ ہیں آرام فرما شہر دکّن میں روشؔن
قطبِ ہند پیرِ ھدیٰ حضرت شجاع الدین ہیں

{ نتیجہ فکر: یوسف روشؔن }

منقبت قطب الہند

رہبرِ راہِ خدا حضرت شجاع الدین ہیں
اپنے مرشد کی دعا حضرت شجاع الدین ہیں

خانۂ دل میں مریدوں کے ذرا دیکھے کوئی
آج بھی جلوہ نما حضرت شجاع الدین ہیں

اس زمیں کی رونقوں میں اولیاء اللہ کے
فیض کا ایک سلسلہ حضرت شجاع الدین ہیں

حافظ قرآن بھی، اور متقی و باعمل
ایک مردِ باخدا حضرت شجاع الدین ہیں

ذکرِ حق سے آستاں جو ہر گھڑی معمور ہے
اس کے بانی دیکھنا حضرت شجاع الدین ہیں

جشن میں حضرت شجاع الدینؒ کے آئے ہیں جو
ان کے میرِ قافلہ حضرت شجاع الدین ہیں

غوثؓ کی نسبت کا ان پر دیکھ کر پیہم کرم
کیجیے اندازہ کہ کیا حضرت شجاع الدین ہیں

حضرتِ آصف میں جلوہ فرما ہے ان کی جھلک
ہر ادا میں رونما حضرت شجاع الدین ہیں

کون ہے فاروقؔ تیری فکر کے ہمراہ اب
لب پہ آیا برملا حضرت شجاع الدین ہیں

{ قاضی فاروق عارفی }

منقبت قطب الہند

غمزدوں کا آسرا حضرت شجاع الدین ہیں
بے نواؤں کی صدا حضرت شجاع الدین ہیں

میں بتاؤں تم کو کیا حضرت شجاع الدین ہیں
میرے دل کا مدعا حضرت شجاع الدین ہیں

شامل کل اولیاء حضرت شجاع الدین ہیں
وارثِ مشکل کشا حضرت شجاع الدین ہیں

بانٹتا ہے روشنی جو علم کی اس شہر کو
وہ مِنارہ نور کا حضرت شجاع الدین ہیں

سنت سرکار ﷺ میں جیسے وہ ڈھل کر آگئے
اس طرح جلوہ نما حضرت شجاع الدین ہیں

کس طرح ڈوبے گی کشتی وقت کے طوفان میں
جب کہ اس کے ناخدا حضرت شجاع الدین ہیں

سوچ کر مجھ سے الجھ آئے گردش ایام تو
دیکھ میرا آسرا حضرت شجاع الدین ہیں

فقط خوشبو کے سمندر میں نہا کر آگئے
میں نے بس اتنا لکھا حضرت شجاع الدین ہیں

ہیں عبید اللہ جو سجادہ اس درگاہ کے
ان میں بھی جلوہ نما حضرت شجاع الدین ہیں

یہ پتہ چلتا ہے طیبؔ ان کے ارشادات سے
لے کے فرمانِ خدا حضرت شجاع الدین ہیں

{ ڈاکٹر طیب پاشاہ قادری }

منقبت قطب الہند

نورِ حق کا ایک دیا حضرت شجاع الدین ہیں
جس سے ہر سو ہے ضیاء حضرت شجاع الدین ہیں

زندگی میں پیشوا حضرت شجاع الدین ہیں
بعد میں بھی رہنما حضرت شجاع الدین ہیں

فقر پر ہے فخر ان کو اس لئے ہیں وہ فقیر
فقر کی دولت عطا حضرت شجاع الدین ہیں

حسبِ نیت پیسے سب ختم بخاری کے لئے
کر دئے للہ ادا حضرت شجاع الدین ہیں

صاحب کتبِ کثیرہ اور سخن ور اور ادیب
ہر قرأت ماسوا حضرت شجاع الدین ہیں

راجہ سنبھو اور کمندا سارے کندن بن گئے
ایسا پارس بے بہا حضرت شجاع الدین ہیں

دعوتِ انساں تو انساں، دعوت جنات کی
ایسی نورانی ادا حضرت شجاع الدین ہیں

حضرت شاہِ رفیع الدین کا یہ فیض ہے
ابتداء تا انتہا حضرت شجاع الدین ہیں

بارگاہ نور میں واحدؔ سدا آتے رہو
پاؤ فیض بے بہا حضرت شجاع الدین ہیں

{ واحد نظام آبادی }

منقبت قطب الہند

مظہر شاہِ ہدیٰ حضرت شجاع الدین ہیں
اور ہمارے رہنما حضرت شجاع الدین ہیں

حق رسی کا ملتا ہے دربار سے ان کے پتہ
خلد کا سیدھا پتہ حضرت شجاع الدین ہیں

دیکھئے شجرہ مبارک اس میں لفظِ میر ہے
ہاں عطائے مرتضیٰ حضرت شجاع الدین ہیں

عمر ساری کی بسر ہے خدمتِ قرآن میں
رہبر دینِ خدا حضرت شجاع الدین ہیں

حشر تک روشن رہے گا نام ان کا دوستو
قطبِ ہند پیر ہدا حضرت شجاع الدین ہیں

حضرتِ آصف کی پوچھو اب نہ مجھ سے کیفیت
ان کی آنکھوں میں سدا حضرت شجاع الدین ہیں

فکر غم کی کیوں کریں ہم اے علیم قادری
مہربان جب ہر جگہ حضرت شجاع الدین ہیں

{ محمد عبد القیوم علیمؔ }

نظم

روضۂ شاہ شجاع الدین حسینی ہے جہاں
فیض و برکت کا اثر ماحول میں پائیں وہاں

آپ قطب الہند ہیں اور آپ ہیں شیخ الشیوخ
بارگاہِ حق میں رکھتے ہیں ولی بے شک رسوخ

منصبِ رشد و ہدایت پر ہوئے فائز جو آپ
کر دیا مسحور سب کو آپ کا وعظ و خطاب

خدمتِ دیں خلق میں کرتے رہے شام و سحر
صحبت شاہ شجاع میں مل گئے لعل و گہر

آپ ہیں اہل تصوف میں بہت عالی وقار
فیض صحبت سے ملا تقویٰ کی راہوں کو نکھار

کیا شریعت کیا طریقت رہبری دونوں میں کی
طالبانِ حق ہوئے سب عاشق دینِ نبی

درس گاہیں آج بھی چلتی ہیں انکے نام کی
طالبوں کے واسطے علم کی کھڑکی کھلی

جانشیں اب ہیں شجاع الدین ثانی قادری
محفلیں یہ منعقد کرتے ہیں اکثر نعت کی

سلسلہ کی ہر روایت کا بھی رکھتے ہیں یہ پاس
جد اعلیٰ سے وراثت میں ملی ہے بو و باس

حاضری دیتے ہیں صبح و شام زائر سب یہاں
اور مرادیں اپنی پا لیتے ہیں سائل بے گماں

اس سعیدؔ بے نوا پر ہو نظر سرکار کی
کیجئے حق میں دعا مل جائے دیں کی آگہی

تعارفی نظم

حضرت سید شجاع الدیں حسینی قادریؒ
تم ہو اولادِ علیؓ آلِ رسولِ ہاشمی

شہ رفیع الدینؒ قندھاری کے منظورِ نظر
ورثہ دارِ پیر خواجہ رحمت اللہ حق نگر

آپ ہیں سید کریم اللہ کے آرام جاں
اور جو اجداد تھے کوچک کے تھے وہ حکمراں

سلسلہ بیعت کا ہو یا خاندانی رابطہ
آج بھی مشہور عالم ہیں وہ مردان خدا

علم و فضل و دانش و دیں میں وحید روزگار
ظاہر و باطن پہ جنکو تھا برابر اختیار

چھوڑ دی شاہی دلوں پر حکمرانی کیلئے
بن گئے فانوس حق دنیائے فانی کیلئے

شہسوار جادۂ حق بینی و حق دار بھی
رہبر راہ طریقت بھی شریعت کار بھی

مسکن آباء اگر چیکہ رہا برہان پور
عمر بھر کرتے رہے تبلیغ علم دیں حضور

آئے عہد ناصر الدولہ میں جب ملک دکن
مسجد جامع کے اک گوشہ میں ٹھہرے اوّلاً

فیض جب خلقت نے پایا آپ کی شہرت ہوئی
خود بخود دنیا سمٹ کر حاضر خدمت ہوئی

حفظ قرآن و علوم و دیں کا پہلا مدرسہ
حیدرآباد دکن میں آپ نے قائم کیا

معتقد تھے بادشہ نوّاب راجہ خاص و عام
نیز تحصیلِ کرم سب نے کیا یہ اہتمام

مدرسہ بھی ہو گیا تعمیر لنگر خانہ بھی
مرکز روحانیت بھی علم کا کاشانہ بھی

ہیں تصانیف ومقالات آپ کے دانش فزوں
شمع راہ جستجو و مشعل لا یحزنوں

فیض صحبت سے ہزاروں کو ہدایت مل گئی
پڑ گئی جس پہ نظر اس کو ولایت مل گئی

قادری و نقشبندی اور رفاعی چشتیہ
آپ چاروں سلسلوں میں تھے اجازت یافتہ

مردِ کامل تھے کہاں جاتے کسی دربار میں
آتے تھے درباروالے خود اسی سرکار میں

اپنا رُخ الفقر وفخری سے کبھی موڑا نہیں
اور دامانِ شریعت عمر بھر چھوڑا نہیں

اک زمانے بعد بھی بے پردہ تھا وہ آفتاب
آج بھی خلقِ خدا ہے آستاں سے فیض یاب

دعائیہ نظم

حافظ وقاری شجاع الدیں حسینی قادری
جن سے پھیلی ہے دکن میں علم دیں کی روشنی

حق پرستی حق نمائی حق رسی حق آگہی
اس گھرانے کی خصوصیات ہیں کتنی بڑی

رہبرِ راہِ طریقت حاملِ شرع مبیں
ہر طرح سے رشک کے قابل ہے جنکی بندگی

انکی ہی اولاد میں ہیں اب جو سجادہ نشیں
نام بھی انکا وہی ہے کام بھی ان کا وہی

فضل سے اللہ کے رکھتے ہیں دو لخت جگر
شہ عبید اللہ بھی اور شاہ ابراہیم بھی

وقت اور حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے
عرس جد میں کر رہے ہیں جانشینی دونوں کی

شہ عبید اللہ کو دی خلافت تولیت
شاہ ابراہیم کو حاجی شہ عبداللہ کی

ہو رہی ہے رسم یوں دستار بندی کی ادا
جمع ہیں اکثر مشائخ حاضرین بزم بھی

ہو مبارک عرس کے موقعہ پہ یہ لطف وعطا
دونوں بیٹوں میں جو کی تقسیم نعمت جیتے جی

عمر دے اللہ ان کو اور ہدایت نیک دے
سائے میں ماں باپ کے لُوٹیں بہار زندگی

ہے دعائے شوقؔ نام اسلاف کا زندہ رکھیں
دین کی خدمت کریں ایماں کو تابندہ رکھیں

{ دعا گو : خواجہ شوقؔ }

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بتقریب دستار بندی وتولیت

سید شاہ عبید اللہ القادری و سید شاہ ابراہیم القادری

فرزندانِ حضرت سید شاہ شجاع الدینؒ القادری

سجادہ نشین ومتولی بارگاہِ قطب الہند حافظ وقاری حضرت سیدنا میر شجاع الدین حسین قادریؒ

۳؍محرم الحرام سنہ ۱۴۱۴ھ م ۲۳؍جون سنہ ۱۹۹۳ء بروز چہارشنبہ

تہنیتی قطعات

(۱)

بہ فضل خدا آئی ساعت مبارک
بزرگوں کی تم کو یہ نعمت مبارک
رہے دونوں عالم میں لطف پیمبرؐ
یہ دستار بندی خلافت مبارک

(۲)

رحمت خیر الورائی کا ہے یہ سارا اثر
شہ رفیع الدین قندھاریؒ کا ہے فیض نظر
مسئلہ طئے جانشینی وخلافت کا ہوا
سلسلہ چلتا رہا یہ صورت شمس وقمر